117167 ـ بیوی کو دو طلاقیں دیں اور بعد میں بیوی نے خلع لے لیا کیا دوبارہ عقد نکاح ہو سکتا ہے ؟

سوال

ايك عورت نے اپنے خاوند سے خلع لے ليا ہے كيا خلع كے بعد خاوند كے واپس جانے كے ليے كوئى شروط ہيں ؟
اور اگر اس عورت كو خاوند نے دو طلاقيں دے ركھى تھى اور بعد ميں بيوى نے خلع حاصل كر ليا ہو تو ان كا آپس ميں دوبارہ نكاح ہونے كے ليے كيا شروط ہونگى ؟
كيا وہ كسى اور شخص سے نكاح كرے اور پھر اس سے طلاق لے كر پہلے خاوند سے نكاح كرے، يا كہ پہلے خاوند كے ساتھ نكاح كرنا ہى كافى ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب خلع طلاق كے الفاظ سے نہ ہو اور نہ ہى اس سے طلاق كى نيت كى گئى ہو تو اہل علم كى ايك جماعت كے ہاں يہ فسخ نكاح ہے، اور امام شافعى رحمہ اللہ كے قديم مذہب ميں ايك قول يہى ہے، اور حنابلہ كے كا مسلك يہى ہے،
جب يہ فسخ نكاح ہوگا تو اس كے نتيجہ ميں اسے طلاق ميں شمار نہيں كيا جائيگا، چنانچہ جس نے بھى اپنى بيوى كو دو طلاقيں ديں اور بعد ميں بيوى نے خلع حاصل كر ليا تو اسے نئے نكاح كے ساتھ رجوع كا حق حاصل ہے، اس كى مثال يہ ہے:

خاوند بيوى كو كہے: ميں نے اپنى بيوى سے اتنے مال ميں خلع كيا، يا پھر اتنے مال ميں اس كا نكاح فسخ كيا.

ليكن اگر خلع طلاق كے الفاظ ميں ہو مثلا خاوند كہے: ميں نے اپنى بيوى كو اتنى رقم كے عوض ميں طلاق دى تو جمہور اہل علم كے قول ميں يہ طلاق شمار ہوگى.

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (19 / 237).

اور بعض اہل علم كہتے ہيں كہ يہ بھى فسخ نكاح ہے، اور اگرچہ طلاق كے الفاظ ميں بھى ہو يہ طلاق شمار نہيں ہوگى، يہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے اسے اختيار كرتے ہوئے كہا ہے كہ يہ امام احمد رحمہ اللہ اور ان كے قديم اصحاب سے بيان كيا گيا ہے.

دیکھیں: الانصاف (8 / 393).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لیکن راجح قول یہ ہے کہ یہ (یعنی خلع) طلاق نہیں چاہیے صریح طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، اس کی دلیل قرآن مجید میں اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں، پھر یا تو اچھائی سے روکنا ہے یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے البقرۃ (229).

یعنی دونوں بار یا تو آپ روك لیں یا پھر چھوڑ دیں معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے.

اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو اس لیے اگر ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں البقرۃ (229).

تو یہ تفریق فدیہ شمار ہو گی پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا:

اور پھر اگراس کوتیسری بار طلاق دے دی تو اب اس کے لیے حلال نہیں جب تك وہ عورت اس کے سوا دوسرے سے نکاح نہ کرے البقرۃ (230).

اس لیے اگر ہم خلع کو طلاق شمار کریں تو فرمان باری تعالی: " اگر وہ اسے طلاق دے دے " یہ چوتھی طلاق ہوگی، اور یہ اجماع کے خلاف ہے، اس لیے فرمان باری تعالی: اگر اس نے اسے طلاق دے دی یعنی تیسری طلاق تو " اس کے لیے حلال نہیں جب تك وہ عورت کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لے "

اس آیت سے دلالت واضح ہے، اسی لیے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا کہنا ہے: ہر وہ تفریق جس میں عوض و معاوضہ ہو وہ خلع ہے طلاق نہیں، چاہیے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، اور راجح قول بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 467 - 470).

اور شیخ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" چنانچہ ہر وہ لفظ جو معاوضہ کے ساتھ تفریق پر دلالت کرتا ہو وہ خلع ہے چاہیے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، مثلا خاوند کہے میں نے اپنی بیوی کو ایك ہزار ریال کے عوض طلاق دی، تو ہم کہیں گے یہ خلع ہے، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے:

ہر وہ جس میں معاوضہ ہو وہ طلاق نہیں "

امام احمد كے بیٹے عبد اللہ كہتے ہیں:

میرے والد صاحب خلع میں وہی رائے ركھتے جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ كی رائے تھی، یعنی یہ فسخ نكاح ہے چاہے كسی بھی لفظ میں ہو، اور اسے طلاق شمار نہیں كیا جائیگا.

اس پر ایك اہم مسئلہ مرتب ہوتا ہے:

اگر كوئی انسان اپنی بیوی كو دو بار علحیدہ علیحدہ طلاق دے اور پھر طلاق كے الفاظ كے ساتھ خلع واقع ہو جائے تو طلاق كے الفاظ سے خلع كو طلاق شمار كرنے والوں كے ہاں یہ عورت تین طلاق والی یعنی بائنہ ہو جائیگی، اور اس كے لیے اس وقت تك حلال نہیں ہو گی جب تك وہ كسی دوسرے سے نكاح نہیں كر لیتی.

لیكن جو علماء خلع كو فسخ نكاح شمار كرتے ہیں چاہے وہ طلاق كے الفاظ میں ہی ہوا ہو تو یہ عورت اس كے لیے نئے نكاح كے ساتھ حلال ہوگی حتی كہ عدت میں بھی نكاح كر سكتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے.

لیكن اس كے ساتھ ساتھ ہم خلع كرنے والوں كو یہ نصیحت كرتے ہیں كہ وہ یہ نہ كہیں كہ میں نے اپنی بیوی كو اتنی رقم كے عوض طلاق دی، بلكہ وہ كہیں میں نے اپنی بیوی سے اتنی رقم كے عوض خلع كیا؛ كیونكہ ہمارے ہاں اكثر قاضی اور میرے خیال میں ہمارے علاوہ بھی یہی رائے ركھتے ہیں كہ یہ خلع اگر طلاق كے الفاظ كے ساتھ ہو تو یہ طلاق ہوگی.

تو اس طرح عورت كو نقصان اور ضرر ہوگا، اگر اسے آخری طلاق تھی وہ بائن ہو جائیگی، اور اگر آخری نہ تھی تو اسے طلاق شمار كر لیا جائیگا " انتہی

دیكھیں: الشرح الممتع (12 / 450).

اس قول كی بنا پر جس بیوی نے خاوند سے خلع حاصل كیا ہے اس كے خاوند كے لیے اس سے نیا نكاح كرنا جائز ہے، كیونكہ خلع طلاق شمار نہیں ہوتا.

دوم:

یہ جاننا ضروری ہے كہ جب خاوند اپنی بیوی كو تین طلاق دے دے تو اس كے لیے وہ عورت اس وقت تك حلال نہیں ہو گی جب تك وہ عورت كسی دوسرے شخص سے نكاح رغبت نہ كر لے اور اگر وہ شخص اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا پھر فوت ہو جائے تو وہ اپنے پہلے خاوند سے نیا نكاح كر سكتی ہے.

اور حکم پر حیلہ سازی کرنا جائز نہیں وہ اس طرح کہ عورت کسی شخص سے صوری نکاح کر لے اور پھر اس سے طلاق حاصل کرے تا کہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو، اسے حلالہ کہا جاتا ہے اور یہ حرام ہے.

اور اسی طرح اس خاوند کے ساتھ اس پر بھی اتفاق کرنا جائز نہیں کہ جب وہ اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے تو وہ اسے طلاق دے دے، کیونکہ اسے نکاح حلالہ کہا جاتا ہے اور یہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (109245) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .